Al-Mīthāq *(Research Journal of Islamic Theology)*
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 05, **Issue** 02, April - June 2026, **PP**: 125-133
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

عامۃ المسلمین اور علماء کی تربیت و اصلاح میں خانقاہ سلیمانیہ کا کردار

The Role of Khānqāh Sulemāniyah in the Moral and Spiritual Training of Common Muslims and Religious Scholars

1. Khalil ur Rehman qarikhalilrehman0@gmail.com	*PhD Scholar,* *Department of Islamic Studies & Arabic,* *Gomal University, Dera Ismail Khan.*
2. Dr. Muhammad Naseer m.naseer7119@gmail.com	*Assistant Professor,* *Department of Islamic Studies & Arabic,* *Gomal University, Dera Ismail Khan.*

How to Cite:	Khalil ur Rehman and Dr. Muhammad Naseer. 2026: “The Role of Khānqāh Sulemāniyah in the Moral and Spiritual Training of Common Muslims and Religious Scholars”. Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 5 (02): 125-133.
Article History:	**Received**: 10-05-2026 / **Accepted**: 25-06-2026 / **Published**: 30-06-2026
Copyright:	**©The Authors**
Licensing:	This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.
Conflict of Interest:	Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

DRJI, Advanced Sciences Index, CiteFactor, Asian Research Index, SCI, Google Scholar, اردو جرائد اشاریہ, تحقیقات تحقیقاتی اشاریہ, ADL Asian Digital Library, EuroPub

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

عامۃ المسلمین اور علماء کی تربیت واصلاح میں خانقاہ سلیمانیہ کا کردار

The Role of Khānqāh Sulemāniyah in the Moral and Spiritual Training of Common Muslims and Religious Scholars

1. **Khalil ur Rehman**
PhD Scholar, Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal University, Dera Ismail Khan.
qarikhalilrehman0@gmail.com

2. **Dr. Muhammad Naseer**
Assistant Professor,
Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal University, Dera Ismail Khan.
m.naseer7119@gmail.com

Abstract

This article examines the role of Khānqāh Sulemāniyah in the moral, spiritual, and practical training of both common Muslims and religious scholars. It highlights how the mashā'ikh of this tradition did not separate knowledge from action, but treated both as essential for true reform. Their teachings gave special attention to sincerity, love of God, adherence to Sharī'ah, humility, good character, and social responsibility. The study also shows that their efforts were not limited to individual piety. They addressed wider social problems such as sectarianism, bribery, arrogance, backbiting, moral decline, and disunity among Muslims. Through their sayings, instructions, and reformative practices, the scholars and saints of the Sulemāniyah tradition offered a model of guidance that joined spiritual purification with ethical and communal reform. The article argues that Khānqāh Sulemāniyah served not only as a center of spiritual growth, but also as an institution of religious education, character building, and social correction.

Keywords: *Khānqāh Sulemāniyah, Moral Reform, Spiritual Training, Sufi Education, Ethical Guidance, Social Reform.*

تعارف

اسلامی معاشرے میں علماء کا اثر ورسوخ ہمیشہ بہت زیادہ رہا ہے اور ان کا معاشرتی کردار غیر معمولی تھا۔ مشائخ تونسوی نے اس اثر ورسوخ کا بھرپور فائدہ اُٹھایا اور علماء کی تربیت واصلاح پر خصوصی توجہ دی۔ ان کی خانقاہوں اور دینی مدارس میں موجود علماء نہ صرف علمی سطح پر بلند تھے بلکہ وہ اپنے عملی کردار کی وجہ سے بھی مشہور تھے۔ خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ کی سرپرستی میں علماء کی تربیت میں اخلاقی وروحانی اصلاح کا بنیادی مقصد تھا تاکہ وہ علم کے ساتھ ساتھ عملی زندگی میں بھی اچھے نمونے پیش کریں۔ مشائخ تونسوی کے نزدیک، علماء کا علم اور عمل ایک دوسرے سے جڑا ہوا تھا۔ علم کا مقصد صرف کتابی علم تک محدود نہیں تھا بلکہ وہ اللہ کی رضا، عشق الٰہی اور شریعت کی پیروی میں تھا۔ خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ نے علماء کی رہنمائی میں ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ وہ علم کو صرف اپنی دنیاوی فلاح کے لیے نہیں بلکہ اللہ کی رضا کے لیے حاصل کریں۔ بانی سلسلہ خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ کے متعلق مولوی صالح محمد لکھتے ہیں:

"آپ (خواجہ محمد سلیمان) کی سرپرستی میں سب سے نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ آپ نے جو علماء تیار کیے وہ عملی زندگی کے اعلیٰ نمونہ اور روایات کا مجسمہ تھے۔"[1]

ایک اور جگہ مولوی صالح محمد لکھتے ہیں:

"سلیمانی کمالات کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ عام لوگوں اور فقراء کے مقابلے میں علماء کا گروہ آپ کی روحانیت پر زیادہ معتقد تھا۔ بڑے بڑے عالم دربار سلیمانی میں ادب کے ساتھ حاضر ہوتے اور جمال جہاں آرا کی نورانی شمع پر پروانوں کی طرح فدا ہوتے تھے۔ دربار سلیمانی علمائے ظاہر کے لیے امن کا مرکز تھا۔"[2]

علماء کی عملی تربیت

خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ علماء کی اصلاح پر بہت زور دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ "علماء کی گمراہی، پوری قوم کی گمراہی کے مترادف ہے۔"[3] آپ علماء کو نصیحت کرتے کہ علم کا مقصد عمل اور ہدایت ہے اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنی چاہیے۔ شیخ سعدی کے یہ اشعار اکثر پڑھ کر علماء کو عمل کی اہمیت پر زور دیتے:

علم چنداں کہ بیشتر خوانی　　چوں عمل در تو نیست، نادانی

محقق بود نہ دانشمند　　چار پائی برو کتابی چند[4]

"اگر تم جتنا بھی علم حاصل کرو، لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تو تم نادان ہو۔ تم ایک ایسے جانور کی مانند ہو جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں، لیکن تم نہ محقق ہو اور نہ ہی دانشمند۔"

عشق الٰہی کی ترغیب

مشائخ تونسوی ہمیشہ اس بات پر زور دیتے کہ علماء زاہدان خشک نہ بنیں، بلکہ عشق حقیقی کی دولت سے مالا مال ہوں۔ خواجہ محمد سلیمانؒ کی مجالس میں عشق الٰہی پر طویل تقاریر کی جاتیں۔ مولوی نور جہانیاں بہاولپوری کے سوال پر، کہ "عشق کیا چیز ہے؟" آپ نے فرمایا: "عشق ایک ایسی آگ ہے جو معشوق کے سوا ہر شے کو جلا دیتی ہے۔"[5] آپ نے قرآن کی آیت 'نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ'[6] (اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ جو دلوں پر غالب آتی ہے) کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ عشق ایک راز ہے، جس کا ادراک صرف وہی کر سکتا ہے جو خود اس میں مبتلا ہو۔

علماء میں اخلاص کی تلقین

خواجہ شمس الدین سیالویؒ کو مخاطب کر کے خواجہ محمد سلیمانؒ نے فرمایا:

"دو رکعت عالم باعمل کی نماز، بے عمل لوگوں کی ساری عبادت سے بہتر ہے۔"[7]

آپ مزید فرماتے کہ "علم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے پڑھنا چاہیے، نہ کہ شیطان کی رضا کے لیے، کیونکہ خلوص نیت کے بغیر علم حاصل کرنا شیطانی عمل ہے۔"[8] پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ (م 1937ء) علماء اور واعظین کو نصیحت کرتے تھے:

"علماء اور واعظین کو ایسا طرز اختیار کرنا چاہیے کہ ان کی تقریر اور کلام لوگوں کی نفرت کا باعث نہ بنے۔"[9]

عامۃ المسلمین کی رہنمائی

مشائخ تونسوی کی تمام اصلاحی کوششیں اس بات پر مرکوز تھیں کہ امت مسلمہ کی رہنمائی رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ کے مطابق کی جائے۔ ان کے نزدیک، معاشرے کی اصلاح ہی تمام مصائب اور مشکلات کا حل تھا۔ خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ کے دور میں جب سکھوں نے خطہ مغربی پاکستان میں ظلم و ستم کی انتہا کر دی، تو آپ نے اس صورت حال پر گہرا افسوس ظاہر کیا اور فرمایا:

جو خواہد کہ ویران کنند عالمی　　نہد ملک در پنجۂ ظالمی

بقومی کہ نیکی پسند ند خدای وہد خسرو عادل نیکرای[10]

جب ایک ظالم کو بخشا جاتا ہے تو وہ پوری دنیا کو تباہ کر دیتا ہے۔ وہ قوم جو خدا کو پسند نہیں، ظالموں اور بدکرداروں کی حاکمیت کے ذریعے برباد ہو جاتی ہے۔

آپ نے لوگوں کو اسلامی احکامات پر عمل کرنے کی سختی سے تلقین کی، کیونکہ آپ کے نزدیک، تمام انفرادی اور اجتماعی پریشانیوں کا اصل سبب احکام الٰہی سے روگردانی تھا۔ چنانچہ فرمایا:

"ہر بلا و مصیبت کہ بر مردمان منزل شود ان جہت صدور اعمال ناشائستہ باشد"[11]

"جو آفت و مصیبت لوگوں پر نازل ہوتی ہے، وہ ان کے برے اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔"

اتباع شریعت کی تلقین

مشائخ تونسوی کے نزدیک تمام اعلیٰ انسانی اوصاف کا سرچشمہ شریعت مصطفوی تھا۔ آپ اکثر فرماتے:

"خوب خصائل و حمید اوصاف بغیر متابعت رسول اللہ ﷺ حاصل نہ شود"[12]

"اچھے اخلاق اور پسندیدہ اوصاف، رسول اللہ ﷺ کی پیروی کے بغیر ممکن نہیں۔"

متابعت رسول کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

"متابعت عبارت از دو چیز است: آنچہ خدا و رسول خدا امر کردہ اند باید کرد۔ واز آنچہ منع فرمودہ اند نہ باید کردید۔"[13]

"متابعت دو چیزوں پر مشتمل ہے: پہلی یہ کہ جس بات کا اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہو، اس پر عمل کیا جائے؛ اور دوسری یہ کہ جس چیز سے منع کیا گیا ہو، اسے ترک کر دیا جائے۔"

حق تعالیٰ پر اعتماد اور یقین

مشائخ تونسوی نے زوال کے دور میں بھی قوم کو مایوسی سے نکالنے کے لیے حق تعالیٰ پر توکل کی تعلیم دی۔ خواجہ محمد سلیمانؒ اکثر یہ اشعار پڑھتے:

گر ہمہ عالم بہم آیند تنگ نہ شود پائی یکی مور لنگ
جملہ جہاں عاجز یک پائے مور وائی کہ بر قادر عالم چہ زور
خیز و امان در امر نیست خیز سوئی فقیہان خدائی گریز[14]

"اگر پوری دنیا اکٹھی ہو کر جنگ کرے، تب بھی وہ اللہ کے ایک ادنیٰ اشارے کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ تمام جہان اللہ کے سامنے عاجز ہے۔"

آپ فرماتے تھے:

"باید کہ رجا از حق تعالیٰ باشد والیاس عن الخلق باشد"[15]

"امید صرف اللہ تعالیٰ سے رکھنی چاہیے اور مخلوق سے مایوس رہنا چاہیے۔"

نیز فرمایا:

"توقع و تکیہ غیر حق سبحانہ و تعالیٰ خوار و زبون بسازد۔ سالک را باید کہ سوائے جناب حق عزوجل تکیہ گاہ خود نہ

بیند ونیندیشد"[16]

"اللہ کے علاوہ کسی اور پر بھروسہ کرنا انسان کو ذلیل اور خوار کر دیتا ہے۔ سالک کو چاہیے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا سہارا نہ بنائے۔"

اتباع شریعت اور توکل کی تعلیم

خواجہ شمس الدین سیالویؒ نے فرمایا:

"ای کہ از فرمانبرداری خدا و رسول علیہ السلام غافل نباشد واطیعوا اللہ واطیعواالرسول بہ بندند تا سعادت دارین بیابند"

"خدا اور رسول علیہ السلام کی فرمانبرداری سے غافل نہ ہو اور 'اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول' کے حکم کے مطابق عمل کرے تاکہ دین ودنیا کی سعادت حاصل ہو۔"

پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ اپنے مریدین کو ہمیشہ شریعت کی پابندی کی تلقین کرتے اور فرماتے کہ شریعت پر قائم رہنا اور شریعت کے ہر مسئلے کو علماء سے پوچھ کر اس پر عمل کرنا۔

بری عادتوں سے اجتناب اور اعلیٰ اخلاق کی تعلیم

تصوف کے بڑے مشائخ، جیسے خواجہ محمد سلیمان تونسوی، خواجہ شمس الدین سیالوی، پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور سید حیدر علی شاہ جلالپوری علیہم الرحمہ نے اپنی تحریروں اور ملفوظات میں مختلف اخلاقی برائیوں کی نشاندہی کی۔ ان میں بری صحبت، غیبت، عیب جوئی، جھوٹ، غرور، شراب نوشی، نفس پرستی، رشوت اور دیگر برائیاں شامل ہیں۔ انہوں نے ان سے بچنے کی تاکید کی اور اعلیٰ اخلاق، نیکی، اور ایمانداری کو اپنانے کا درس دیا۔

ملفوظات میں شامل اہم ہدایات

اوّل: بری صحبت سے پرہیز

خواجہ شمس الدین سیالویؒ نے فرمایا: سالک را باید کہ صحبت صالحین حاصل نماید و از صحبت بد پرہیز کند و از صحبت جاہل نہایت احتراز کند کہ زہر قاتل است[17] کہ سالک کو چاہیے کہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے، بری صحبت سے بچے اور جاہلوں کی صحبت سے مکمل پرہیز کرے کیونکہ وہ زہر قاتل ہے۔

دوم: غرور اور حسد سے بچاؤ

خواجہ تونسویؒ فرماتے ہیں کہ "جو کوئی اپنے آپ کو سب سے کمتر سمجھے وہی حق تعالیٰ کا مقبول و محبوب ہے۔"[18] مزید فرمایا: "گل توحید نہ روید بہ زمینی کہ درو خار شرک و حسد وریا و کین است"[19] یعنی توحید کا پھول اس زمین پر نہیں کھلتا جہاں شرک، حسد، ریا اور کینہ کے کانٹے ہوں۔

سوم: شریعت کی پابندی

مشائخ تونسوی کے نزدیک شریعت پر عمل تمام خرابیوں کی اصلاح کے لیے کافی تھا۔ خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ بار بار تلقین کرتے کہ پس در نظر انسان کامل کہ اشرف موجودات است، چہ گونہ نباشد؟ یعنی حق سبحانہ وتعالیٰ نے ایک حیوان کی نظر میں ایسی

تاثیر رکھی ہے، تو ایک انسان کامل جو کہ اشرف موجودات ہے، کی نظر میں کیا کچھ تاثیر نہ ہوگی۔"جب ایک حیوان کی نظر میں اللہ نے تاثیر رکھی ہے تو انسان کامل کی نظر میں کتنی تاثیر ہوگی جو اشرف المخلوقات ہے۔

چہارم: عاجزی، انکساری، اور بھائی چارہ

مشائخ نے عجز و انکساری اور آپس میں محبت و اخلاص کی تلقین کی۔ خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ فرماتے کہ "سالک را باید کہ ہمہ خلق راچہ شریف وچہ خسیس بہ شفقت و رحمت ناظر باشد تا حق تعالیٰ بروی رحمت کند۔"[20] کہ سالک کو چاہیے کہ تمام مخلوق، چاہے ادنیٰ ہو یا اعلیٰ، کو شفقت اور مہربانی کی نظر سے دیکھے تاکہ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کی نظر فرمائیں۔ اسی طرح پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ فرماتے کہ باہم اخلاص ورزیدن و الفت و محبت داشتن وصفی است اعلیٰ ترین از جملہ اوصاف اہل اسلام۔[21] یعنی ایک دوسرے کے ساتھ اخلاص برتنا اور محبت و الفت رکھنا اہل اسلام کے اعلیٰ ترین اوصاف میں سے ہے۔

پنجم: اتحاد و اتفاق کی اہمیت

سید غلام حیدر علی شاہ جلالپوریؒ نے مسلمانوں کی کمزوری کا سبب ان کے آپسی اختلافات کو قرار دیا بہ ایں الفاظ کہ مسلمانوں کی ہزیمت کا سبب یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے سے مخالفت رکھتے ہیں۔ دوسری قومیں باہم متفق ہوتی ہیں۔ اتفاق ایک ایسی چیز ہے جو طرف ثانی (مخالف) کو مرعوب کر دیتی ہے۔[22]

ششم: غیبت اور عیب جوئی سے اجتناب

غیبت اور عیب جوئی کے نقصانات کو مشائخ نے سختی سے بیان کیا ہے۔ ان کے مطابق یہ اخلاقی برائیاں انسان کی روحانی ترقی میں رکاوٹ بنتی ہیں اور اس کے نیک اعمال ضائع کر دیتی ہیں۔ خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ کا فرمان ہے کہ سالک را باید کہ بہ سبب عیب بینی خویش از عیب خلق چشم بہ بند و نگہ کن کہ سعادت و رضا مندی حق سبحانہ درین است[23] یعنی سالک کو چاہیے کہ اپنے عیبوں پر نظر رکھے اور دوسروں کے عیب دیکھنے سے اپنی آنکھ بند رکھے کیونکہ یہی حقیقی سعادت اور اللہ کی رضا کا ذریعہ ہے۔ مزید فرمایا:

غیبت از سرقت بر است، زیرا کہ غیبت کنندہ ہیچ سود نیست بلکہ اعمال او خاکستر شود۔[24]

غیبت چوری سے بھی بدتر گناہ ہے۔ چوری کرنے والا کوئی چیز چرا کر فائدہ اٹھا لیتا ہے، لیکن غیبت کرنے والے کے اعمال برباد ہو جاتے ہیں اور اس کے نیک اعمال راکھ میں بدل جاتے ہیں۔

ہفتم: فرقہ واریت اور گروہی تعصب سے اجتناب

پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ نے فرقہ واریت کی مذمت کرتے ہیں۔ آپ کے فرمان کا حاصل ہے کہ اس زمانے کے خام طبیعت لوگ نقشبندیوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ چشتیہ کچھ نہیں اور چشتیہ نقشبندیوں کے بارے میں یہی بات کہتے ہیں۔ یہ سب باہمی تعصب اور غلط رویوں کا نتیجہ ہے۔[25] مزید فرمایا:

مشائخ متقدمین از چنین خیالات فاسدہ بری بودند[26]

پہلے کے بزرگ ان فاسد خیالات سے پاک اور دور تھے اور ان کے دلوں میں ایسا کوئی تعصب موجود نہیں تھا۔

ہشتم: حرام خوری اور رشوت ستانی سے پرہیز

خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ کا فرمان ہے کہ جو کوئی حرام کھاتا ہے اس کی روزی تنگ ہو جاتی ہے اور عاجز و ذلیل ہو جاتا ہے۔[27]

حرام کھانے والے کی زندگی تنگدستی اور ذلت کا شکار ہو جاتی ہے۔ مزید فرمایا کہ "پہلے زمانہ کے قاضی صاحب نسبت ہوا کرتے تھے، اس دور کے قاضی رشوت خور ہیں۔ پہلے کے قاضی علم اور نیک نیتی کے ساتھ فیصلے کرتے تھے، مگر آج کے قاضی رشوت کے عادی ہو چکے ہیں۔[28]

نہم: دنیا کی حقیقت

خواجہ شمس الدین سیالویؒ کا فرمان ہے کہ "دنیا فی نفسہ بری چیز نیست بلکہ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے، آخرت کی کھیتی است۔"[29] یعنی دنیا بذات خود بری چیز نہیں ہے بلکہ حدیث کے مطابق یہ آخرت کی کھیتی ہے۔ مزید فرمایا کہ اگر دنیاوی مال کو نفسانی خواہشات میں خرچ کیا جائے تو یہ سانپ کی مانند ہے، لیکن اگر اسے اللہ اور رسول کے احکامات کے مطابق استعمال کیا جائے تو دین اور دنیا دونوں کی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔[30]

دہم: احتکار اور ذخیرہ اندوزی سے اجتناب

خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ نے ذخیرہ اندوزی کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ "اگر کسی شخص کا ارادہ ہو کہ گندم کی سوداگری کرے تا کہ قلت کے وقت زیادہ قیمت پر بیچ سکے، تو یہ شریعت میں منع ہے۔ بلکہ جو اس نیت سے ذخیرہ اندوزی کرتا ہے، آخرکار ذلیل ہو کر مرتا ہے۔"[31] ایسی نیت کے ساتھ ذخیرہ اندوزی نہ صرف شریعت کے خلاف ہے بلکہ انجام کار ذلت اور پشیمانی ہے۔ خواجہ شمس الدین سیالویؒ نے فرمایا:

> "در مسلکِ ما اطعامِ مردم مقدم است بر سائر اعمال۔ پس درویش را باید کہ بہر توفیق درین کار کوشش نماید۔"[32]
>
> ہمارے بزرگوں کے مسلک میں لوگوں کو کھانا کھلانے کا عمل دیگر تمام اعمال پر مقدم ہے۔ درویش کو چاہیے کہ اپنی توفیق کے مطابق اس میں کوشش کرے۔

یازدہم: والدین کے ساتھ نیک سلوک

والدین کے حقوق پر زور دیتے ہوئے خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ نے فرمایا کہ "خدمتِ والدین از دل و جان باید کرد، زیرا کہ در حدیث آمدہ است کہ والدین مانند بیت اللہ محترم اند۔"[33] یعنی والدین کی خدمت دل و جان سے کرنی چاہیے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ والدین بیت اللہ کی طرح قابلِ احترام ہیں۔

دوازدہم: فسق و فجور سے اجتناب

خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ فسق و فجور کے حوالے سے خبردار کرتے ہیں کہ "عشق بازی با مردان و زنان آفتِ بزرگ است۔ باید ازین دوری جست۔"[34] یعنی مردوں اور عورتوں سے عشق بازی ایک بڑی آفت ہے، اس سے دور رہنا چاہیے۔ اسی طرح خواجہ شمس الدین سیالویؒ نے فرمایا کہ "عشق بازی زنان از دامِ شیطان بدتر از مرگ است۔"[35] یعنی عورتوں کے جال میں گرفتار ہونا شیطان کے جال میں پھنسنے کے مترادف ہے اور یہ موت سے بدتر ہے۔

سیزدہم: عمل صالح اور نیک سیرتی کی تلقین

عمل صالح کے سلسلے میں خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ نے فرمایا کہ "سالک را باید کہ سیرت خود را سنوارد، نہ صورتِ خود را۔ زیرا کہ حصول یقین کامل بدون اصلاحِ اخلاق ممکن نیست۔"[36] یعنی سالک کو چاہیے کہ اپنی سیرت کو بہتر بنانے کی کوشش کرے نہ کہ

صرف ظاہری صورت کو۔یقین کامل کا حصول اخلاق کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں۔اسی طرح سید غلام حیدر علی شاہ جلالپوریؒ نے فرمایا کہ "سالک را باید کہ در اوصافِ باطنی سعی نماید۔زیرا کہ درویشی بہ کلاہ و پکل موقوف نیست۔"[37] کہ سالک کو چاہیے کہ باطنی اوصاف کے حصول میں کوشش کرے۔درویشی ظاہری لباس یا وضع قطع پر منحصر نہیں ہے۔

چہاردہم: الحاد واباحت سے اجتناب

پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ نے الحاد اور غیر شرعی رجحانات کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:

"در این روزگار برخی افراد طریقہ‌ھای عجیب برگزیدہ اند۔انکارِ معجزات و کرامات می کنند و حدودِ شرعی را نمی پذیرند۔گاہ این طریقہ را آزادی نامند، گاہ روشنفکری، و گاہ قانونِ طبیعت۔"[38]

اس زمانے میں کچھ لوگ عجیب طریقے اختیار کر چکے ہیں۔یہ لوگ معجزات اور کرامات کا انکار کرتے ہیں اور شرعی حدود کی پابندی نہیں کرتے۔اپنے اس عمل کو کبھی آزادی، کبھی روشن خیالی، اور کبھی قانونِ فطرت کا نام دیتے ہیں۔

مزید فرمایا:

"این شیوہ ناشایست، انکارِ قدرتِ الٰہی است و ھمچون شبِ تاریک، دل‌ھا را سیاہ کردہ است۔"[39]

یہ ناپسندیدہ طرزِ عمل درحقیقت اللہ کی قدرت کا انکار ہے اور یہ اندھیری رات کی طرح دلوں پر چھا گیا ہے۔

"فن خداشناسی نیازمند استادانی است کہ مشاھد اتشان از حق و یقین، دلائل مخالفین را ھمچون تار عنکبوت نابود کند۔"[40]

خدا کی معرفت حاصل کرنے کے لیے ایسے استاد ضروری ہیں جن کے مشاہدات حق و یقین پر مبنی ہوں اور مخالفین کے دلائل کو مکڑی کے جالے کی طرح کمزور ثابت کریں۔

خلاصہ کلام

مشائخ تونسوی نے علماء کی تربیت میں عملی زندگی کو بنیادی حیثیت دی۔خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ نے فرمایا کہ علم کا مقصد صرف عمل اور ہدایت ہے اور جو علماء اس پر عمل نہیں کرتے وہ درحقیقت نادان ہیں۔انہوں نے علماء کو عشق الٰہی کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ علم کا مقصد اللہ کی محبت حاصل کرنا ہے۔اسی طرح، مشائخ تونسوی نے علماء میں اخلاص کی تلقین کی اور ان سے کہا کہ وہ علم کو اللہ کی رضا کے لیے حاصل کریں نہ کہ دنیاوی مقاصد کے لیے۔مشائخ تونسوی کی تعلیمات عامۃ المسلمین کے لیے بھی تھیں اور ان کا مقصد مسلمانوں کو شریعت کی صحیح پیروی اور اپنے اخلاقی معیار کو بلند کرنا تھا۔انہوں نے لوگوں کو برے اعمال اور اخلاقی برائیوں سے بچنے کی ہدایت دی اور اتحاد و اتفاق کو ضروری قرار دیا۔اس کے علاوہ، مشائخ تونسوی نے حرام خوری، رشوت ستانی، اور فرقہ واریت جیسے مسائل پر بھی تنقید کی اور لوگوں کو ان سے دور رہنے کی نصیحت کی۔ان کی تعلیمات نے مسلمان معاشروں میں اخلاقی اور روحانی اصلاح کے لیے ایک روشن راستہ دکھایا اور انہیں اپنی زندگیوں میں بہتر بنانے کی کوششوں میں مدد فراہم کی۔

References

1 Qādrī, Muḥammad Ḥasīb, *Sīrat-i Sulaymān* (Lahore: Akbar Book Sellers, n.d.), 157.
2 Ibid., 156.
3 Lāllāhī, Muḥammad Ḥusayn, *Nāfiʿ al-Sālikīn* (Delhi: Matba Murtazawi, n.d.), 20.
4 Ibid., 85.
5 Shāh Walī Allāh al-Dihlawī, *Fatḥ al-Raḥmān fī Tarjamat al-Qurʾān*, 971.
6 Al-Qurʾān, 104:6.
7 Sayyid, Muḥammad Saʿīd, *Mirʾāt al-ʿĀshiqīn*, trans. Ghulām Niẓām al-Dīn (Lahore: Sīrat Book Foundation, 2006), 40.
8 Ibid.
9 Shāh, Pīr Mehr ʿAlī, *Malfūẓāt-i Ṭayyibah* (Golra Sharif: n.p., n.d.), 134.
10 Lāllāhī, *Nāfiʿ al-Sālikīn*, 5.
11 Ibid.
12 Ibid., 97.
13 Sayyid, *Mirʾāt al-ʿĀshiqīn*, 195.
14 Lāllāhī, *Nāfiʿ al-Sālikīn*, 123.
15 Ibid., 20.
16 Ibid., 123.
17 Sayyid, *Mirʾāt al-ʿĀshiqīn*, 152.
18 Ibid., 29.
19 Ibid., 110.
20 Lāllāhī, *Nāfiʿ al-Sālikīn*, 22.
21 Shāh, *Malfūẓāt-i Ṭayyibah*, 102.
22 Malik Muḥammad al-Dīn, *Dhikr-i Ḥabīb* (Rawalpindi: Sūfī Printing and Publishing Company, n.d.), 344.
23 Lāllāhī, *Nāfiʿ al-Sālikīn*, 43.
24 Ibid., 84.
25 Shāh, *Malfūẓāt-i Ṭayyibah*, 138.
26 Ibid.
27 Lāllāhī, *Nāfiʿ al-Sālikīn*, 104.
28 Ibid., 61.
29 Sayyid, *Mirʾāt al-ʿĀshiqīn*, 156.
30 Ibid.
31 Lāllāhī, *Nāfiʿ al-Sālikīn*, 158.
32 Sayyid, *Mirʾāt al-ʿĀshiqīn*, 106.
33 Ibid., 152.
34 Lāllāhī, *Nāfiʿ al-Sālikīn*, 156.
35 Sayyid, *Mirʾāt al-ʿĀshiqīn*, 128.
36 Ibid., 158.
37 Malik Muḥammad al-Dīn, *Dhikr-i Ḥabīb*, 312.
38 Shāh, *Malfūẓāt-i Ṭayyibah*, 136.
39 Ibid.
40 Ibid.